تھا کہ نہ کبھی سکھ مسلم پیدا ہوئے نہ مرتے ہیں باپ کے بیٹے یعنی جٹ اروڑے کھتری پٹھان ارائیں وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور یہی مرتے ہیں چودھری محمد رمضان قوم ارائیں موضع دھرانگ کی نہ پر سرکار کی حملہ کرنے کی نیت سے آیا ہوا دو ہزار کا مجمع واپس لوٹ گیا اور بعد میں پھلاہی والا پر شاہ کہلانے والے سلوہ کے تھانیدار کھوڑ پاکوالہ کے کرائے گئے حملہ میں بھی نہ خود شامل ہوئے نہ اسلحہ بھیجا گو جواب تلبی ہو گئی۔

"ہومنیں دیرگھ روگ ہے داروو بھی اس ماہہ"۔

ہومنیں سے مراد ہستی ہندو روپ ہے جو کہ سب سے بڑا روگ ہے۔ اب اسکا علاج اسی میں ہے یعنی اس ہستی کو پرگٹ کرنے میں یعنی جاتی بتانے میں ہے۔ جات چھپا کر حرامزادہ بننے میں نہیں۔ جات چھپانے والے کو کوئی ست گورو شبش یعنی سکھ نہیں بناتا۔ اسلئے جات کبھی نہیں چھپانی چاہئے۔

"ہوں وچ جاتی جنسی کھووے"

ہوں یعنی خودی سے مراد ہومنیں کا دماغ یعنی مورکھتا ہے۔ مورکھ اسلئے رہ رہے ہیں چونکہ اصلی گورو ملتے نہیں تیرا یعنی سچ بتانے والا گورو نہیں مل رہا تو جھوٹے یعنی ستگورو کا سکھ بننے کا حق کیسے؟ تیرے گورو کا کام سکولوں کالجوں کے ماسٹر پروفیسر و اخباروں کے ایڈیٹر و موجودہ لیڈر کر رہے ہیں۔ یہ سب ٹھگنے گورو ہیں یعنی گوڑے بھی ہیں۔ اسی لئے مشہور ہے۔ گورو جنھاں دے ٹھگنے چیلے جان چھڑپ۔ سچ بولنے کی جانچ مورکھ کو صرف انفرادی معاملات میں ہوتی ہے جماعتی معاملات میں اور رواج باپ کا نام لیکر بات کرنیکا ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اب چونکہ باپ کا کہلوانا ہی بھلا دیا ہے اسلئے اب جماعتی معاملات میں سچ بولنے کی جانچ نہ ہونیکی وجہ سے مورکھ ہی ہیں۔ سو مورکھتا میں شیطانوں کے پیچھے لگ کر اپنی جاتی یعنی قوم جٹ وغیرہ اور جنسی یعنی نسل آریہ وغیرہ کھو یعنی گنوا